حصہ دوم: آئینِ پاکستان

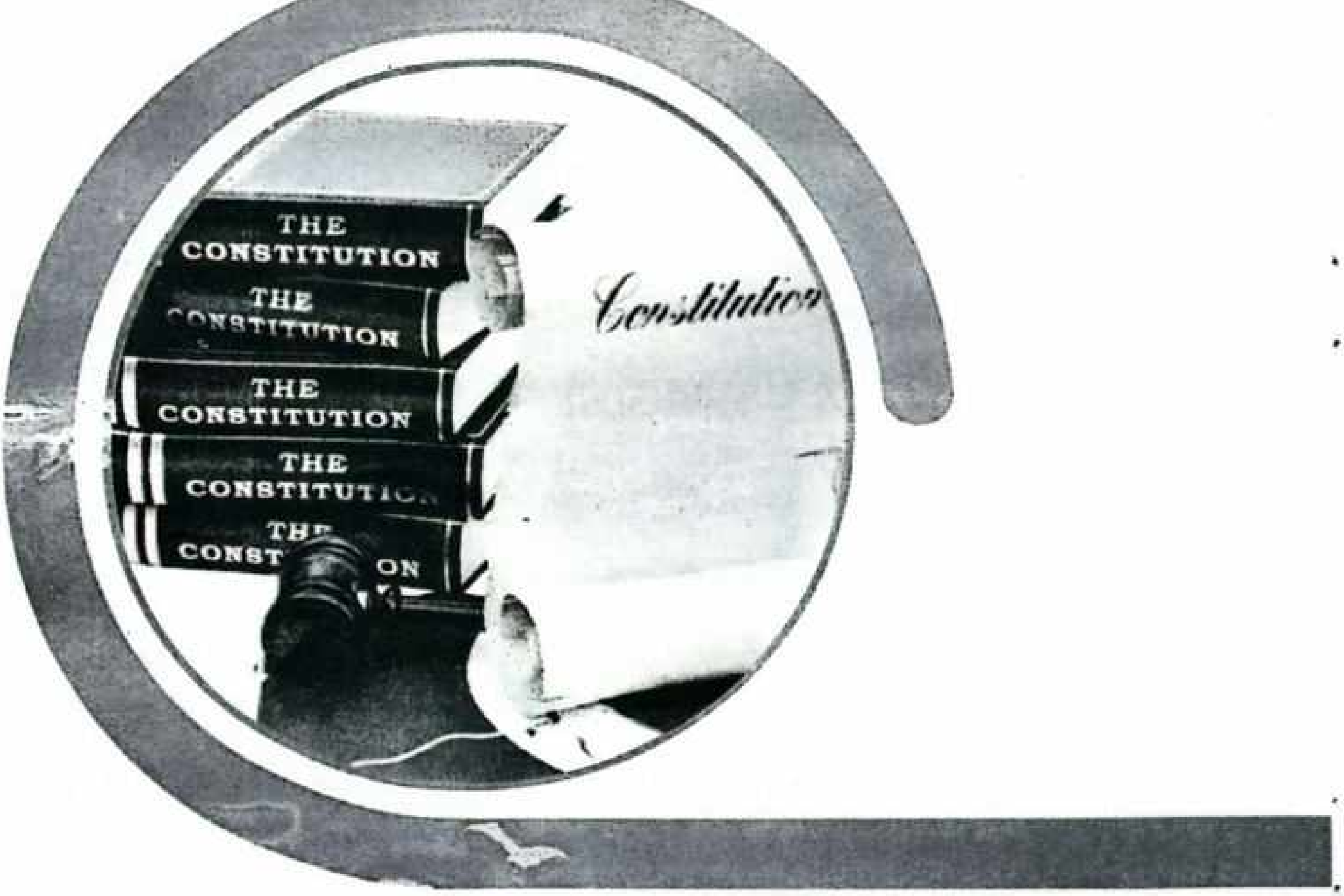

باب سوم: آئین سازی

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- پاکستان میں آئین سازی کی بنیادوں کو سمجھنے کے لیے آئین کے تاریخی تناظر کا جائزہ لے سکیں۔
- پاکستان میں آئین سازی پر قراردادِ مقاصد کے اثرات کو جاننے کے لیے اس کی نمایاں خصوصیات کی نشاندہی کر سکیں۔
- 1956، 1962 اور 1973 کے آئین کی نمایاں خصوصیات کا خاکہ تیار کر سکیں۔
- 1956 اور 1962 کے آئین کا خاص طور پر ان میں شامل اسلامی دفعات کے حوالے سے موازنہ کر سکیں۔
- 1956 اور 1962 کے آئین کی ناکامی کی وجوہات کا جائزہ لے سکیں۔

آئین سازی کا تاریخی تناظر

پاکستان کی آئینی تاریخ کی جڑیں برصغیر میں برطانوی نوآبادیاتی دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ برطانوی حکومت نے ہندوستانی برصغیر کا نظم ونسق چلانے کے لیے مختلف قانونی اقدامات متعارف کرائے جن کا نقطۂ عروج گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 تھا۔ اگست 1947 میں قانون آزادیٔ ہند کے تحت برطانوی ہندوستان کی تقسیم کے نتیجے میں پاکستان اور بھارت دو خودمختار ریاستوں کے طور پر وجود میں آئے۔ آزادی کے فوری بعد درپیش چیلنجز کے باعث دونوں ممالک کے لیے اپنے الگ آئین مرتب کرنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کو ضروری ترامیم کے ساتھ عبوری آئین کے طور پر اپنایا گیا تاکہ اس وقت تک ریاستی امور چلائے جاسکیں جب تک ان کی دستور ساز اسمبلیاں اپنے آئین مرتب نہ کرلیں۔ یہ عبوری انتظام آزادی کے بعد پاکستان کے لیے استحکام اور تسلسل کا ذریعہ بنا اور اس نے آئینی ترقی کی بنیاد فراہم کی۔

1947 میں اپنے قیام کے وقت پاکستان کو کئی سنگین چیلنجز کا سامنا تھا۔ لاکھوں مہاجرین بھارت سے ہجرت کر کے پاکستان آئے جس کے نتیجے میں شدید انسانی بحران پیدا ہوا۔ رہائش، خوراک اور طبی سہولیات کی سخت قلت کا سامنا تھا۔ پاکستان کو برطانوی ہندوستان کے مالی وسائل میں سے اس کا جائز حصہ نہ دیا گیا اور فوجی سازوسامان کی تقسیم بھی غیر منصفانہ طریقے سے کی گئی۔ غیر منصفانہ سرحدی تقسیم کے باعث بھارت نے جوناگڑھ اور حیدر آباد پر قبضہ کر لیا۔ یہی جانبدارانہ تقسیم مسئلہ کشمیر کا سبب بنی جو آج بھی حل طلب اور پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازع کا بنیادی سبب ہے۔ پاکستان میں بہنے والے دریاؤں کا کنٹرول بھارت کو دے دیا گیا جس سے پاکستان کی زراعت اور معیشت کو مستقل خطرہ لاحق ہوگیا۔

پاکستان کو ایک اور بڑا چیلنج تربیت یافتہ سرکاری افسران، بنیادی ڈھانچے اور فعال اداروں کی کمی کی صورت میں درپیش تھا جس کی وجہ سے حکومت کو انتظامی امور نئے سرے سے شروع کرنا پڑے۔ ان مسائل نے پاکستان کے ابتدائی سالوں کو انتہائی مشکل بنا دیا اور ان کی وجہ سے آئین سازی اور قومی تعمیر جیسے اہم اقدامات میں تاخیر ہوئی۔

اس کے علاوہ پاکستان میں تربیت یافتہ سول سرونٹس، مناسب انفراسٹرکچر اور فعال اداروں کی کمی تھی جس کی وجہ سے ملک کو اپنی حکومت کی شروعات صفر سے کرنا پڑی۔ ان مشترکہ چیلنجوں نے پاکستان کے ابتدائی سالوں کو انتہائی مشکل بنا دیا۔ آئین سازی اور قومی تعمیر جیسے اہم کاموں میں تاخیر پیدا ہوئی۔

سرگرمی:

1947 کے برطانوی ہندوستان کے نقشے کا استعمال کرتے ہوئے:

i۔ وہ علاقے نمایاں کریں جو غیر منصفانہ سرحدی تقسیم کے باعث بھارت کو دے دیے گئے۔

ii۔ بحث کریں کہ تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے آبی وسائل کس طرح متاثر ہوئے اور دریاؤں کے بھارت کے کنٹرول میں چلے جانے سے پاکستان کی زراعت اور معیشت پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

iii۔ گروپوں میں تقسیم ہو کر 1947 کے پاکستان کے رہنماؤں کا کردار ادا کریں۔

- ایک گروپ مہاجرین کے بحران کے حل پر توجہ دے۔
- دوسرا گروپ حکومت کے قیام کے لیے حکمتِ عملی تیار کرے۔

- تیسرا گروپ مسئلہ کشمیر اور دیگر سرحدی تنازعات سے نمٹنے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کرے۔

ہر گروپ اپنی حکمتِ عملی اور اقدامات پر بحث کرے تاکہ ان مسائل کو حل کرنے کے بہترین طریقے تلاش کیے جاسکیں۔

پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی (1947-1954)

قائد اعظم کا پہلی دستور ساز اسمبلی سے خطاب

برطانوی ہندوستان میں مرکزی قانون ساز اسمبلی کے آخری انتخابات 1945 میں منعقد ہوئے۔ اس 389 رکنی آئین ساز اسمبلی میں برطانوی ہندوستان بھر کے نمائندے شامل تھے جو محدود حق رائے دہی کے نظام کے ذریعے منتخب ہوئے تھے۔ 1947 میں برطانوی ہندوستان کی تقسیم کے وقت اسمبلی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تاکہ دونوں نو زائیدہ ریاستوں کی قانون سازی کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ 69 ارکان جو ان مسلم اکثریتی علاقوں کی نمائندگی کر رہے تھے جو پاکستان کا حصہ بنے، وہ پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی کے رکن بن گئے۔ بعد میں اس تعداد کو بڑھا کر 79 کر دیا گیا تاکہ بلوچستان، قبائلی علاقے اور نئی شامل ہونے والی ریاستوں بہاولپور اور خیر پور کو نمائندگی دی جاسکے۔

اسمبلی میں علاقائی نمائندگی درج ذیل تھی۔

مشرقی بنگال	44	بلوچستان	01
پنجاب	23	بہاولپور	01
سندھ	05	خیر پور	01
این ڈبلیو ایف پی (خیبر پختونخوا)	03	فاٹا	01

پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کا افتتاحی اجلاس 10 اگست 1947 کو کراچی میں منعقد ہوا۔ اگلے دن قائد اعظم محمد علی جناح کو اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ اپنے پہلے صدارتی خطاب میں انہوں نے آئین ساز اسمبلی کے کام کی سمت اور ترجیحات کا تعین کیا اور اس پر زور دیا کہ آئندہ دستور پاکستانی قوم کی امنگوں اور اقدار کی ترجمانی کرے۔ اسمبلی کو دو ذمہ داریاں سونپی گئیں۔

- پاکستان کے لیے آئین تیار کرنا تاکہ ملک کو اس کی منفرد ضروریات اور امنگوں کے مطابق چلایا جاسکے۔
- وفاقی مقننہ کے طور پر کام کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- پاکستان کی آئین ساز اسمبلی سادہ اکثریت سے آزادی ایکٹ میں ترمیم کر سکتی تھی اور قوانین بنا سکتی تھی۔ مزید یہ کہ اسمبلی کی منظوری کے بغیر کوئی قانون نہیں بنایا جاسکتا تھا۔ ہر منظور شدہ بل پر پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے صدر کے دستخط ضروری تھے۔
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ حکومت نے ان اختیارات کو اپنے مخالفین کو دبانے اور غیر جمہوری روایات متعارف کرانے کے لیے استعمال کیا؟

پہلی آئین ساز اسمبلی کی پیش رفت

پہلی آئین ساز اسمبلی کی پیش رفت کو درج ذیل الفاظ میں سمیٹا جاسکتا ہے۔

قرارداد مقاصد

پہلی اور سب سے اہم کامیابی 12 مارچ 1949 کو قرارداد مقاصد کی منظوری تھی۔ اس قرارداد میں مستقبل کے آئین کے بنیادی اصول طے کیے گئے۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی

یہ کمیٹی پاکستان کے آئین کی تشکیل کے لیے بنیادی اصول وضع کرنے کے لئے قائم کی گئی۔ اس کمیٹی نے مزید تین ذیلی کمیٹیاں تشکیل دیں۔ اس کمیٹی نے ستمبر 1950 میں اپنی پہلی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کو اسلامی دفعات کی وضاحت میں ابہام، اقلیتوں کے حقوق سے متعلق خدشات، قانون ساز اداروں میں مشرقی اور مغربی پاکستان کو دی جانے والی غیر متوازن نمائندگی اور مرکزی حکومت کو دیے گئے غیر معمولی اختیارات کی وجہ سے وسیع پیمانے پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ کمیٹی کی حتمی رپورٹ دسمبر 1952 میں پیش کی گئی لیکن آئین ساز اسمبلی نے اسے منظور نہیں کیا۔

محمد علی بوگرہ فارمولہ

پاکستان میں علاقائی اور لسانی تناؤ کے باعث سیاسی تعطل کو ختم کرنے کے لیے اس وقت کے وزیر اعظم محمد علی بوگرہ نے دو ایوانی مقننہ کی تجویز دی جس کا مقصد مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان نمائندگی میں توازن قائم کرنا تھا۔ وسیع بحث و مباحثہ اور ترامیم کے بعد بوگرہ فارمولہ کو آئینی مسائل کے ممکنہ حل کے طور پر قبول کر لیا گیا۔ تاہم آئین ساز اسمبلی اپنے باقی مسائل کے حل کے قریب ہی تھی کہ گورنر جنرل غلام محمد نے 24 اکتوبر 1954 کو اسے اچانک تحلیل کر دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اسمبلی طویل عرصے تک آئین کا مسودہ تیار کرنے کے اپنے بنیادی کام میں ناکام رہی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسمبلی پر تنقید کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ اپنی نمائندہ حیثیت کھو چکی ہے۔

نئے افق تلاش کریں

ضابطہ حمورابی (Code of Hammurabi) 1754 قبل مسیح میں پہلی بابل سلطنت میں قدیم میسوپوٹیمیا (موجودہ عراق) میں بنایا اور نافذ کیا گیا۔ اسے دنیا کے قدیم ترین تحریری قانونی ضابطوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ ضابطہ حمورابی کی اہمیت کو دریافت کریں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ اس نے بعد کے قانونی نظاموں کی بنیاد رکھنے اور تحریری قانون کی ترقی میں کیا کردار ادا کیا؟

آئین کی تشکیل میں تاخیر کے اسباب

قیام پاکستان کے بعد سب سے اہم چیلنج ایک ایسا آئین مرتب کرنا تھا جو اس نو آزاد نظریاتی ریاست کی ضروریات اور امنگوں کی عکاسی کرتا ہو۔ یہ کام 1956 تک مکمل نہ ہو سکا۔ آئین کی تشکیل میں تاخیر کے بنیادی اسباب درج ذیل ہیں۔

ابتدائی مسائل

پاکستان کو اپنے قیام کے ساتھ ہی ایسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا جنہیں فوری توجہ کی ضرورت تھی۔ ان مسائل میں مہاجرین کی بڑی تعداد میں آمد، نہری پانی کا تنازعہ، مسئلہ کشمیر اور بھارت کی جانب سے پاکستان کے مالی و فوجی اثاثے دینے سے انکار شامل تھے۔ ان سنگین مسائل نے وسائل اور توجہ کا رخ اپنی طرف موڑ لیا جس کی وجہ سے آئین سازی میں نمایاں تاخیر ہوئی۔

قائداعظم کی وفات

قائداعظم نے 11 اگست 1947 کو پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی سے خطاب میں پاکستان کے مستقبل کے آئین کے خدوخال واضح کیے۔ تاہم 11 ستمبر 1948 کو ان کی وفات کے بعد آئین سازی میں ان کا براہِ راست کردار ختم ہو گیا۔ اگر وہ مزید کچھ عرصہ زندہ رہتے تو ان کی قیادت اور قابلِ احترام حیثیت آئینی مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی تھی۔

اختیارات کی تقسیم اور نمائندگی میں تعطل

قراردادِ مقاصد میں مستقبل کے آئین کے لیے وفاقی ڈھانچہ تجویز کیا گیا لیکن مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم پر مسائل پیدا ہوئے۔ مشرقی پاکستان زیادہ سے زیادہ صوبائی خودمختاری چاہتا تھا جبکہ مغربی پاکستان کے کئی سیاستدان ایک مضبوط مرکزی حکومت کے خواہاں تھے۔ اس کے علاوہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان مساوی نمائندگی کا مسئلہ بھی رکاوٹ کا سبب بنا۔

نظامِ حکومت

پاکستان کے لیے پارلیمانی نظامِ حکومت زیادہ موزوں تھا لیکن اس کے لئے ایک مضبوط جمہوری ثقافت کی ضرورت تھی۔ تاہم سیاسی جماعتوں اور اداروں میں ضروری جمہوری تربیت کی کمی تھی۔ اسی وجہ سے اس نظام کے استحکام کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے۔ مغربی پاکستان میں کئی حلقے ایک مضبوط صدارتی نظام کے حامی تھے۔ یہ ابہام آئین سازی کے عمل میں مزید تاخیر کا سبب بنا۔

لسانی مسئلہ

آزادی کے وقت اعلان کیا گیا کہ اردو پاکستان کی سرکاری زبان ہو گی۔ تاہم مشرقی پاکستان میں لسانی فسادات نے بنگالی کو سرکاری زبان کے طور پر تسلیم کرنے کے مطالبات کو جنم دیا۔ یہ تنازع بعد میں اس وقت حل ہوا جب اردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی سرکاری زبانیں تسلیم کر لیا گیا۔

سیاسی عوامل

زبان کے مسئلے، پارلیمانی یا وفاقی نظامِ حکومت کے انتخاب، سیکولر یا مذہبی حکومت اور علاقائیت کے حوالے سے کچھ سیاستدانوں کے رویے نے آئین سازی کے عمل کو طویل کر دیا۔

مقننہ کی عدم دلچسپی

قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات کے بعد آئین ساز اسمبلی کی آئینی سرگرمیوں میں دلچسپی کم ہو گئی۔ سات سالوں میں اسمبلی نے صرف 116 دن اجلاس کیے۔ ان اجلاسوں میں 76 میں سے صرف 37 سے 56 ارکان کی شرکت رہی۔

قرارداد مقاصد

برصغیر کے مسلمانوں نے دو قومی نظریے کی بنیاد پر ایک علیحدہ مسلم ریاست کے لیے سخت جدوجہد کی۔ یہ جدوجہد ایک مضبوط نظریاتی بنیادوں پر بننے والی ریاست یعنی پاکستان کی تشکیل پر منتج ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد اسے ایک اسلامی جمہوریہ بنانے کا بھرپور مطالبہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ آئین ساز اسمبلی کو ایک ایسے بنیادی ڈھانچے کی ضرورت تھی جو ملک کے آئین کی تشکیل میں رہنمائی فراہم کر سکے۔ ان ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس وقت کے وزیر اعظم جناب لیاقت علی خان نے 7 مارچ 1949 کو اسمبلی میں آئین کے مقاصد اور اہداف پر مبنی ایک قرارداد پیش کی۔ اس قرارداد کو عمومی طور پر قرارداد مقاصد (Qarardad-e-Maqasid) کہا جاتا ہے۔ اس پر پانچ دن بحث ہوئی اور اسے 12 مارچ 1949 کو اسمبلی نے منظور کر لیا۔

قرارداد مقاصد کے بنیادی نکات

قرارداد مقاصد کے کچھ اہم نکات یہ ہیں۔

حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے

ساری کائنات پر حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ریاست پاکستان کو اس کے لوگوں کے ذریعے دی گئی حاکمیت ایک مقدس امانت ہے جسے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں استعمال کیا جائے گا۔

اسلامی نظام حکومت

ریاست اپنی طاقت اور اختیار لوگوں کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی اور ملک میں اسلامی جمہوریت کا نفاذ یقینی بنایا جائے گا۔

اسلامی اصولوں کی پاسداری

جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور سماجی انصاف کے اسلامی اصولوں پر مکمل عمل درآمد کیا جائے گا۔

اسلامی طرزِ زندگی

مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزار سکیں۔

اقلیتوں کے حقوق

اقلیتوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، فروغ دینے اور اپنی ثقافت اور روایات کو برقرار رکھنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

وفاقی نظام حکومت

پاکستان ایک وفاقی ریاست ہوگا جہاں صوبوں کو آئینی حدود میں خود مختاری حاصل ہوگی۔

بنیادی حقوق

پاکستان کے تمام شہریوں کو بنیادی حقوق بشمول آزادی، مساوات، جائیداد، اظہار رائے، عقیدہ، عبادت اور انجمن سازی کے حقوق کی ضمانت دی جائے گی۔

عدلیہ کی آزادی

عدلیہ کی آزادی کا مکمل طور پر تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

ریاست کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت

ریاست کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کا مکمل تحفظ کیا جائے گا تاکہ ملکی سرحدوں اور اقتدار اعلیٰ کو داخلی اور خارجی خطرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔

قومی خوشحالی اور عالمی امن میں کردار

پاکستانی عوام کو ترقی کے مواقع فراہم کئے جائیں گے تاکہ وہ اقوام عالم میں باوقار مقام حاصل کر سکیں اور بین الاقوامی امن، ترقی، اور انسانی فلاح و بہبود میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

قراردادِ مقاصد کی اہمیت

قراردادِ مقاصد پاکستان کی آئینی تاریخ میں ایک اہم دستاویز ہے۔ اس قرارداد نے مستقبل کے آئین کے بنیادی اصولوں کو طے کیا۔ اس کے اہم پہلو درج ذیل ہیں۔

آئینی ترقی کی بنیاد

یہ قرارداد پاکستان کی آئینی ترقی کی بنیاد بنی جس پر 1956، 1962 اور 1973 کے آئین تشکیل دیے گئے۔

آئین بنیادی اصولوں یا مروجہ روایات کا مجموعہ ہوتا ہے جس کے تحت ایک ریاست یا تسلیم شدہ تنظیم کا نظم و نسق چلایا جاتا ہے۔

آئین کا دیباچہ

قراردادِ مقاصد کو 1956، 1962، اور 1973 کے آئین میں دیباچے کے طور پر شامل کیا گیا تاکہ حکمرانی کے لئے ایک رہنما فریم ورک فراہم کیا جا سکے۔

آئین میں شمولیت

1985 میں اسے آئین پاکستان کا باقاعدہ حصہ بنا دیا گیا جو اس کی مستقل اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

قومی تشخص کی علامت

یہ قرارداد پاکستان کے اسلامی اقدار اور جمہوری طرزِ حکمرانی میں توازن کی عکاس ہے جو قومی خوشحالی، امن اور ترقی کے لئے کوشاں ہے۔

1956 کا آئین

1956ء کا آئین 234 آرٹیکلز پر مشتمل تھا جسے 13 حصوں اور 6 شیڈولز میں تقسیم کیا گیا تھا۔

اسلامی دفعات

1956 کے آئین پاکستان میں ملک کی اسلامی شناخت کو اجاگر کرنے اور اس کے نظام حکومت کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے اسلامی دفعات شامل کی گئیں۔ ان دفعات کا مقصد قوانین کو اسلامی، اخلاقی و سماجی اصولوں سے ہم آہنگ بنانا تھا تاکہ معاشرتی انصاف، مساوات اور فلاح و بہبود کو فروغ دیا جاسکے۔ یہ دفعات ذیل میں دی گئی ہیں۔

- **قرارداد مقاصد:** قرارداد مقاصد کو آئین کے دیباچے کے طور پر شامل کیا گیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، جمہوریت، آزادی، مساوات، بردباری اور اسلامی تعلیمات کے مطابق سماجی انصاف پر زور دیا گیا ہے۔
- **ملک کا نام:** ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔
- **ریاست کا سربراہ:** ریاست کے سربراہ (صدر) کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔
- **اسلامی قانون:** کوئی ایسا قانون منظور نہیں کیا جائے گا جو قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہو۔ صدر پر لازم کیا گیا کہ وہ یقینی بنائے کہ قوانین اسلامی اصولوں کے مطابق ہوں۔
- **اسلامی طرز زندگی کا فروغ:** ریاست کو اسلامی اصولوں کے فروغ کی ذمہ داری دی گئی۔ قرآن کی تعلیم اور اسلامیات کی تدریس کے لئے اقدامات کیے جانے تھے۔
- **اقلیتوں کا تحفظ:** آئین میں مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی گئی۔
- **سماجی اور معاشی انصاف:** ریاست کو اسلامی تعلیمات کے مطابق سماجی اور معاشی انصاف کو فروغ دینے کا پابند بنایا گیا۔
- **اسلام کے مطابق قوانین:** تمام موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی ہدایت کی گئی۔
- **اسلامی تعلیم کا فروغ:** ایسے اقدامات اٹھائے جائیں گے کہ مسلمان قرآن اور اسلام کو سمجھ سکیں اور عربی زبان کو فروغ دیا جائے گا۔
- **ربا کا خاتمہ:** ملک سے ربا (سود) کا جلد از جلد خاتمہ کیا جائے گا۔

دیگر اہم خصوصیات

تحریری اور لچک دار آئین

آئین تحریری اور لچک دار نوعیت کا تھا۔ جس میں دو تہائی (2/3) اکثریت سے ترمیم ممکن تھی۔

وفاقی ڈھانچہ

آئین میں وفاقی نظام حکومت فراہم کیا گیا جس میں قانون سازی کے اختیار کے متعلق تین فہرستیں شامل تھیں۔ وفاقی (33امور)، صوبائی (94امور)، اور مشترکہ (19امور)۔ مشترکہ معاملات میں وفاقی قوانین کو صوبائی قوانین پر فوقیت حاصل تھی۔

پارلیمانی نظام

اس دستور کے تحت پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا جس میں 300 ارکان پر مشتمل یک ایوانی قومی اسمبلی تھی جس کے ممبران مشرقی اور مغربی پاکستان کے مابین برابری کے اصول پر منتخب ہونے تھے۔

انتظامی اختیار

صدر مملکت ریاست کا سربراہ ہوگا جس کے لئے ضروری تھا کہ وہ کم از کم 40 سال کا مسلم شہری ہو جبکہ حکومت کا سربراہ وزیر اعظم ہوگا۔ صدر کو وسیع انتظامی اختیارات حاصل تھے جن میں وزیر اعظم کی تقرری بھی شامل تھی۔ وزیر اعظم کو قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا پابند بنایا گیا۔

براہِ راست انتخابات

آئین نے مرکزی (قومی اسمبلی) اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے براہِ راست انتخابات کا نظام دیا۔ صدر کو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین منتخب کرتے تھے۔ 21 سال یا اس سے زائد عمر کے پاکستانی شہریوں کو ووٹ کا حق دیا گیا۔

سکندر مرزا 1956 کے آئین پر دستخط کرتے ہوئے

آزاد عدلیہ

آئین نے عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنایا سپریم کورٹ عدالتی نظام میں سب سے اعلیٰ ادارہ تھا۔ چیف جسٹس وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان تنازعات میں ثالث کا کردار ادا کرتا تھا۔

بنیادی حقوق

آئین نے پاکستانی شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت دی۔ ان میں آزادیٔ اظہار، نقل و حرکت، مذہب اور قانون کے سامنے برابری شامل تھے۔

قومی زبان

اردو اور بنگالی دونوں کو ریاستی زبانیں قرار دیا گیا جبکہ انگریزی کو ایک سرکاری زبان کے طور پر برقرار رکھا گیا۔ 10 سال کے بعد صدر ایک کمیشن تشکیل دے گا جو انگریزی زبان کے متبادل کے لئے سفارشات مرتب کرے گا۔

صوبائی ڈھانچہ

صوبائی حکومت کا ڈھانچہ مرکزی حکومت سے مشابہ تھا۔ ہر صوبائی اسمبلی میں 300 ارکان تھے۔ دس اضافی نشستیں خواتین کے لئے مخصوص تھیں۔

1956 کا آئین جو تقریباً نو سال کی جدوجہد کے بعد تیار کیا گیا تھا، صرف 2 سال اور 7 ماہ تک نافذ العمل رہا۔ صدر سکندر مرزا نے اکتوبر 1958 میں اسے منسوخ کر دیا۔ سیاسی عدم استحکام، اقتدار کی تقسیم پر اختلافات اور مذہبی اور ثقافتی تناؤ کی وجہ سے اس کی مدت مختصر رہی۔ اس کے باوجود یہ آئین مستقبل کی آئین سازی کے لئے بنیاد بنا۔ وفاقیت، نمائندگی اور ریاست میں اسلام کے کردار پر ہونے والے مباحث پر اس آئین کے اثرات مرتب ہوئے۔

نئے افق تلاش کریں

درج ذیل آئینی اصطلاحات کے متعلق انٹرنیٹ سرچ کے ذریعے معلومات حاصل کریں اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے لئے ان اصطلاحات کے استعمال کی وضاحت کریں۔

- ایکٹ، بل، شق، دفعات، قانون، آرڈیننس، قرارداد، دائرہ اختیار

1962 کا آئین

27 اکتوبر 1958 کو چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کے طور پر اقتدار سنبھالنے کے بعد جنرل محمد ایوب خان نے ایک کمیشن مقرر کیا جس کی سربراہی سابق چیف جسٹس محمد شہاب الدین نے کی تاکہ ایک نیا آئین تیار کیا جا سکے۔ اس کمیشن میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے اراکین شامل تھے۔ کمیشن نے 6 مئی 1961 کو

برائے اساتذہ:

- طلباء کو ہر اصطلاح کے مفہوم کو مستند ذرائع سے سمجھنے میں مدد فراہم کریں۔
- مثالوں سے واضح کریں کہ قانونی یا حکومتی نظام میں ان اصطلاحات کا اطلاق کیسے ہوتا ہے؟

رپورٹ پیش کی جس کا ایوب خان اور ان کی کابینہ نے تفصیلی جائزہ لیا۔ جنوری 1962 میں کابینہ نے آئین کے حتمی مسودے کی منظوری دی۔ جنرل محمد ایوب خان نے یکم مارچ 1962 کو باضابطہ طور پر اس کا اعلان کیا۔ نیا آئین 8 جون 1962 کو نافذ العمل ہوا جس کے تحت پاکستان میں صدارتی طرزِ حکومت قائم کیا گیا۔

اسلامی دفعات

قراردادِ مقاصد

قراردادِ مقاصد کو آئین کے دیباچے کے طور پر شامل کیا گیا۔ اس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ مسلمانوں کو اللہ نے اختیارات ایک مقدس امانت کے طور پر سونپے ہیں جنہیں مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کیا جائے گا۔

ملک کا نام

1956 کے آئین کے برعکس اس آئین کے مطابق ملک کا نام جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔ عوام کے احتجاج کے بعد اسے تبدیل کر کے اسلامی جمہوریہ پاکستان کر دیا گیا۔

اسلامی اصولوں کا فروغ

ایسے اقدامات کیے جائیں گے کہ پاکستان میں مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو اسلامی اصولوں اور بنیادی تصورات کے مطابق منظم کر سکیں۔

قوانین کی اسلام سے مطابقت

کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو قرآن وسنت کی تعلیمات اور تقاضوں کے خلاف ہو۔ موجودہ قوانین کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔

صدر کی اہلیت

اس آئین کے تحت صدر کا مسلمان ہونا لازمی تھا۔

قرآن اور اسلام کی لازمی تعلیم

مسلمانوں کے لیے قرآن مجید اور اسلام کی تعلیم لازمی قرار دی گئی۔

زکوٰۃ، اوقاف اور مساجد کا انتظام

آئین میں ریاست کو پابند کیا گیا کہ وہ زکوٰۃ، وقف اور مساجد کے اداروں کو مناسب طریقے سے منظم کرے۔

غیر اسلامی سرگرمیوں کا خاتمہ

وہ تمام سرگرمیاں جو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں انہیں معاشرے سے ختم کیا جائے گا۔ جیسے جوا، جسم فروشی، اور دھونس دھاندلی

اسلامی مشاورتی کونسل

1962 کے آئین میں اسلامی نظریاتی مشاورتی کونسل کی تجویز دی گئی۔ اس کونسل کا مقصد قانون ساز اداروں کو اسلامی اصولوں کے مطابق قانون سازی میں رہنمائی فراہم کرنا تھا۔ اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ پاکستانی مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کے طریقے بتائے۔

اسلامی تحقیقاتی ادارہ

یہ ادارہ اسلامی تحقیق کے لیے قائم کیا جائے گا اور حقیقی اسلامی اصولوں کی بنیاد پر مسلم معاشرے کی تعمیر نو میں مدد فراہم کرے گا۔

دیگر اہم خصوصیات

تحریری آئین

یہ آئین تحریری شکل میں تھا جس میں 250 آرٹیکلز شامل تھے جو 12 حصوں اور 3 شیڈولز پر مشتمل تھے۔

سخت آئین

آئین سخت تھا اور اس میں پارلیمنٹ کی کم از کم دو تہائی اکثریت سے ہی ترمیم کی جاسکتی تھی۔ صدر مملکت کی منظوری بھی ضروری تھی۔

وفاقی نظام

ملک میں وفاقی نظام حکومت متعارف کرایا گیا۔ اس میں ایک مرکزی حکومت اور دو صوبائی حکومتیں مشرقی اور مغربی پاکستان شامل تھیں۔ مرکز کو ضرورت پڑنے پر صوبائی معاملات میں مداخلت کا اختیار حاصل تھا۔

صدارتی نظام حکومت

1956 کے آئین کے برعکس یہ آئین صدارتی تھا جس میں تمام انتظامی اختیارات صدر کے پاس تھے۔ وہ حکومت اور ریاست دونوں کا آئینی سربراہ تھا۔

یک ایوانی مقننہ

1962 کے آئین کے تحت یک ایوانی مقننہ قائم کی گئی جسے قومی اسمبلی کہا گیا۔ ابتدائی طور پر اس اسمبلی کے 156 اراکین تھے جن کی تعداد بعد میں بڑھا کر 218 اور پھر 313 کر دی گئی۔ ارکان کو بنیادی جمہوریت کے الیکٹورل کالج کے ذریعہ منتخب کیا جاتا تھا جس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کو مساوی نمائندگی دی گئی تھی۔ کچھ نشستیں خواتین کے لیے بھی مخصوص تھیں۔ قومی اسمبلی کو مرکزی معاملات پر قانون سازی کا مکمل اختیار حاصل تھا۔

صوبائی حکومتیں

1962 کے آئین کے تحت دو صوبائی حکومتیں قائم کی گئیں جن کی سربراہی متعلقہ گورنر کے پاس تھی۔ گورنر کو صدر کی طرح وسیع اختیارات حاصل تھے۔ انہیں صدر کی منظوری سے صوبائی وزرا کی تقرری کا اختیار دیا گیا۔

صوبائی مقننہ

ہر صوبے کی اپنی مقننہ تھی۔ ابتدائی طور پر یہ 150 ارکان پر مشتمل تھی جسے بعد میں بڑھا کر 218 کر دیا گیا۔

صدر کے اختیارات

صدر کا مسلمان ہونا لازمی تھا اور وہ 5 سال کی مدت کے لیے منتخب ہوتا تھا۔ وہ آرڈیننس جاری کر سکتا تھا اور قومی اسمبلی سے منظور شدہ قوانین کو ویٹو کر سکتا تھا جسے اسمبلی کی دو تہائی اکثریت سے ہی مسترد کیا جا سکتا تھا۔ تاہم صدر اسمبلی کو اپنی مدت مکمل ہونے سے پہلے تحلیل نہیں کر سکتا تھا۔ صدر کو ہنگامی اختیارات دیے گئے تھے جنہیں وہ ہنگامی حالات میں کسی بڑی پابندی کے بغیر استعمال کر سکتا تھا۔

بالواسطہ انتخابات

1962 کے آئین میں بالواسطہ انتخابات کا طریقہ کار متعارف کرایا گیا۔ ووٹرز بنیادی ڈیموکریٹس کا انتخاب کرتے تھے۔ یہ 80,000 بنیادی ڈیموکریٹس صدر، وفاقی اور صوبائی مقننہ کے اراکین کے نمائندے منتخب کرنے کے ذمہ دار تھے۔ اس نظام کا مقصد انتخابی عمل کو براہ راست عوامی رائے دہندگی کی بجائے مرحلہ وار انتخاب کے ذریعے عمل میں لانا تھا۔

عدلیہ کی آزادی

اس آئین کے مطابق عدلیہ آزاد تھی۔ ہائی کورٹس کے تمام ججوں کا انتخاب اور تقرری صدر نے چیف جسٹس کے مشورے سے کرنی تھی۔ لیکن صدر چیف جسٹس کی سفارشات کا پابند نہیں تھا۔ عدالت کو انتظامی اقدامات پر عدالتی نظر ثانی کا اختیار حاصل تھا۔

بنیادی حقوق

پاکستان کے تمام شہریوں کو ذات، نسل اور رنگ کے امتیاز کے بغیر بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی گئی اور شہری حقوق کو تحفظ فراہم کیا گیا۔

قومی زبانیں

اردو اور بنگالی کو قومی زبانوں کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

ریفرنڈم

اس آئین میں ریفرنڈم (عوامی رائے شماری) کا ادارہ متعارف کرایا گیا۔

1962 کے آئین کا مقصد اقتدار کو بنیادی جمہوریت کے ذریعے مرکزیت دینا اور بالواسطہ انتخابات کو رائج کرنا تھا۔ تاہم اس کی قبولیت اور نفاذ میں کئی چیلنجز درپیش تھے، خاص طور پر ان ناقدین کی طرف سے جو صوبائی خود مختاری کے حامی تھے۔ مزید برآں بنیادی جمہوریت کے نظام کی قانونی حیثیت کے بارے میں بھی خدشات تھے۔ اسے حقیقی نمائندگی کو یقینی بنانے کی بجائے انتخابی نتائج پر اثر انداز ہونے کا ذریعہ سمجھا گیا۔ ان مسائل کی وجہ سے وسیع پیمانے پر عدم اطمینان اور سیاسی بے چینی پیدا ہوئی جس کے نتیجے میں آئین کی قبولیت اور کارگر ہونے پر منفی اثر پڑا۔ اس آئین کو 1969 میں منسوخ کر دیا گیا۔

1973 کا آئین

وسیع پیمانے پر بدامنی کے بعد صدر ایوب خان نے 25 مارچ 1969 کو استعفیٰ دے دیا۔ کمانڈر ان چیف جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے اقتدار سنبھال لیا اور 1962 کے آئین کو منسوخ کرتے ہوئے مارشل لا نافذ کر دیا۔ یحییٰ خان نے دسمبر 1970 میں قومی سطح پر عام انتخابات منعقد کرائے۔ مشرقی پاکستان سے عوامی لیگ نے مجیب الرحمن اور مغربی پاکستان سے پاکستان پیپلز پارٹی نے ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں اکثریت حاصل کی۔ تاہم مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان اقتدار کی منتقلی کے معاملے پر اختلافات پیدا ہو گئے۔ اس تنازعہ نے سیاسی اور عوامی بے چینی پیدا کر دی جس سے صورتحال مزید خراب ہو گئی۔ بھارت کی مشرقی پاکستان کی حمایت میں مداخلت نے 1971 کی پاکستان بھارت جنگ کو جنم دیا۔ اس جنگ کے نتیجے میں مشرقی پاکستان علیحدہ ہو کر 16 دسمبر 1971 کو بنگلہ دیش بن گیا۔ بعد ازاں جنرل یحییٰ خان نے 20 دسمبر 1971 کو اقتدار ذوالفقار علی بھٹو کو سونپ دیا۔

ذوالفقار علی بھٹو نے 12 اپریل 1972 کو ایک عبوری آئین متعارف کرایا۔ مستقل آئین کی تیاری کے لیے انہوں نے ایک 25 رکنی کمیٹی تشکیل دی جس میں 1970 کے انتخابات میں کامیاب ہونے والی تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل تھے۔ آئین کا مسودہ قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا جسے 10 اپریل 1973 کو منظور کیا گیا۔ یوں پاکستان کا پہلا متفقہ آئین وجود میں آیا جو 14 اگست 1973 کو باضابطہ طور پر نافذ ہوا۔ آج تک ملک میں یہی آئین نافذ ہے۔
اس نئے آئین کا مقصد ایک مستحکم اور جمہوری طرزِ حکومت فراہم کرنا تھا تاکہ ماضی کی سیاسی بے یقینی اور عدم نمائندگی کے مسائل کو حل کیا جا سکے۔

1973 کے آئین کی اسلامی دفعات

1973 کا آئین ریاست کے اسلامی کردار پر زور دینے کے حوالے سے نمایاں ہے۔ یہ ملک کے اس عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ اسلامی اصولوں کو قانونی اور حکمرانی کے ڈھانچے میں شامل کیا جائے۔ اس آئین کو اس انداز میں مرتب کیا گیا کہ پاکستان کے قوانین اور پالیسیاں اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہوں اور قومی تشخص کا اہم حصہ بنیں۔ آئین کی اسلامی دفعات درج ذیل ہیں۔

1. **قراردادِ مقاصد بطور دیباچہ:** قراردادِ مقاصد کو آئین کے دیباچے کے طور پر شامل کیا گیا۔ 1985 میں اسے آئین کا فعال حصہ بنا دیا گیا۔ اس قرارداد کے مطابق حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے۔ انسان اللہ کے نائب یا خلیفہ کے طور پر اس اختیار کو ایک مقدس ذمہ داری کے طور پر اس کی مقرر کردہ حدود کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔

2. **ملک کا نام:** ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

3. **ریاستی مذہب:** آئین کے تحت پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔

4. **مسلمان کی تعریف:** آئین میں پہلی بار مسلمان کی تعریف کی گئی۔ آئین کے مطابق مسلمان وہ شخص ہے جو اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ختمِ نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھتا ہو۔ اور کسی ایسے شخص کو جو محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بعد کسی بھی معنی میں یا کسی بھی حیثیت میں نبوت کا دعوے دار ہو، نبی یا مذہبی مصلح نہ مانتا ہو۔

5. **صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا:** آئین کے مطابق صدر اور وزیر اعظم دونوں کا مسلمان ہونا لازمی ہے۔ کوئی غیر مسلم ان عہدوں کے لیے اہل نہیں ہو سکتا۔

6. اسلامی قوانین کانفاذ: تمام موجودہ قوانین کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ کوئی ایسا قانون نافذ نہیں کیا جائے گا جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہو۔

7. قرآن اور اسلام کی تعلیم: تعلیمی اداروں میں قرآن اور اسلامیات کی تعلیم لازمی ہوگی۔

8. زکوٰۃ، وقف اور مساجد کا انتظام: ریاست زکوٰۃ، وقف اور مساجد کے اداروں کا مناسب انتظام کرے گی۔

9. اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام: اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی جائے گی جو قانون ساز اداروں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق قوانین بنانے میں رہنمائی فراہم کرے گی۔ یہ کونسل موجودہ قوانین کو اسلامی شکل میں ڈھالنے اور قوانین کو قرآن وسنت کے خلاف ہونے کی صورت میں کالعدم قرار دینے کی ذمہ دار ہوگی۔

10. اسلامی اصولوں کا فروغ: ریاست اس امر کو یقینی بنائے گی کہ پاکستان کے مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگیاں اسلام کے اصولوں اور بنیادی تصورات کے مطابق گزار سکیں۔

11. وفاقی شرعی عدالت: آئین کے تحت وفاقی شرعی عدالت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ پاکستان کے تمام قوانین قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ اسے موجودہ قوانین کا جائزہ لینے کا اختیار ہے اور اگر کوئی قانون اسلام کی تعلیمات کے خلاف پایا جائے تو وہ اسے منسوخ کر سکتی ہے۔

12. قاضی عدالتیں: نچلی سطح کی یہ عدالتیں جو ضلع کی سطح پر کام کرتی ہیں، مسلمانوں کے ذاتی معاملات کے فیصلے اسلامی فقہ کی روشنی میں کریں گی۔ ان عدالتوں میں نکاح، طلاق، وراثت اور دیگر خاندانی امور کے معاملات اسلامی قانون کے مطابق نمٹائے جائیں گے۔

13. سود کا خاتمہ: سود کے خاتمے کے لیے حکومت اقدامات کرے گی۔

14. اسلامی دنیا کا اتحاد: 1973 کے آئین کے تحت حکومت اسلامی اخوت اور اتحاد و یکجہتی کے لیے اسلامی ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات فروغ دینے کی پابند ہے۔

دیگر اہم خصوصیات

آئین کا ڈھانچہ: 1973 کا آئین تحریری اور تفصیلی ہے۔ اس میں 280 آرٹیکلز شامل ہیں جو 12 ابواب اور 7 شیڈولز پر مشتمل ہیں۔

وفاقی نظام: آئین کے تحت پاکستان ایک وفاق ہوگا جہاں اکائیاں یا صوبے خود مختار ہوں گے۔

حکومت کی شکل: ملک میں پارلیمانی نظام حکومت ہوگا۔ وزیر اعظم مرکز میں حکومت کا سربراہ ہوگا اور صدر ریاست کا سربراہ ہوگا۔ وزیر اعلیٰ صوبائی حکومت کا سربراہ ہوگا۔

دو ایوانی نظام: 1973 کے آئین نے ملک میں دو ایوانی نظام متعارف کرایا جسے مجلس شوریٰ کہا جاتا ہے۔ اس کے دو ایوان ہیں: سینیٹ (ایوانِ بالا) اور قومی اسمبلی (ایوانِ زیریں)۔ قومی اسمبلی براہ راست انتخاب سے ایک آدمی ایک ووٹ کی بنیاد پر 5 سال کے لیے منتخب ہوتی ہے۔ سینیٹ کو قومی اسمبلی اور متعلقہ صوبائی اسمبلی کے اراکین کے ذریعے متناسب نمائندگی کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے۔

براہ راست انتخابات: آئین کے تحت قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے براہِ راست انتخابات کا طریقہ کار متعارف کرایا گیا۔

عدلیہ کی آزادی: آئین ججوں کی ملازمت کا تحفظ یقینی بناتے ہوئے ایک آزاد عدلیہ کے قیام پر زور دیتا ہے۔ ججوں کی تقرری صدر مملکت کرتا ہے اور انہیں صرف سپریم جوڈیشل کونسل کی سفارش پر ہی برطرف کیا جاسکتا ہے۔

ریفرنڈم: آئین صدر کو کسی بھی قومی مسئلے پر ریفرنڈم کرانے کا اختیار دیتا ہے۔

قانون کی حکمرانی: 1973 کا آئین ملک میں قانون کی حکمرانی قائم کرتا ہے۔

سنگین غداری: آئین کی معطلی یا منسوخی کا عمل سنگین غداری قرار دیا گیا۔

قومی زبان: پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ آئین کے نفاذ کے پندرہ سال کے اندر اسے سرکاری اور دیگر مقاصد کے لیے مکمل طور پر رائج کیا جائے گا۔ جب تک اس طرح کے انتظامات نہیں کیے جاتے، انگریزی زبان سرکاری مقاصد کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔ آئین کے تحت علاقائی زبانوں کا بھی تحفظ کیا گیا ہے۔

واحد شہریت: آئین میں واحد شہریت کے اصول کو اپنایا گیا۔ اس اصول کے مطابق شہریوں کے حقوق و فرائض کا تعین صرف وفاقی آئین کے تحت ہوگا۔ اس طرح پاکستان بھر کے لوگ پاکستان کے شہری ہیں۔

پاکستان کو ایک فلاحی ریاست بنانا: آئین میں فلاحی ریاست کا تصور دیا گیا ہے جس کے تحت عوام کی فلاح و بہبود کو بلا تمیز ذات، جنس، عقیدہ، نسل یقینی بنایا جائے گا۔

سرگرمی:

پاکستان میں آئینی ترقی کی تفصیلی ٹائم لائن مرتب کریں جس میں اہم سنگ میل شامل ہوں۔ ہر سنگ میل کی تاریخ اور مختصر وضاحت شامل کریں۔ اپنی ٹائم لائن کو بصری معاونات کے ذریعے پیش کریں۔

1956 کے آئین کی ناکامی کی وجوہات

1956 کے آئین کی ناکامی کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

- پاکستان کا سماجی وسیاسی ماحول پیچیدہ تھا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان لسانی اور ثقافتی اختلافات نمایاں تھے۔ حکومتی چیلنجز سے نمٹنے کے لئے مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کو ایک وحدت میں ضم کر دیا گیا تاکہ علاقائی تعصبات کو کم کیا جاسکے۔ لیکن یہ عمل ناکام ثابت ہوا اور احتجاج کا سبب بنا۔
- انتخابی نظام نے پاکستان میں تعطل پیدا کر دیا۔ کچھ سیاسی جماعتیں بشمول نیشنل عوامی پارٹی مشترکہ انتخابات کی حامی تھیں جبکہ کچھ جداگانہ انتخابات چاہتی تھیں۔ اس تنازع نے سیاسی نظام کو غیر مستحکم کر دیا جس کے نتیجے میں 1956 کے آئین کو منسوخ کر کے مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔
- 1956 کے آئین میں یک ایوانی مقننہ متعارف کرائی گئی۔ کامیاب وفاق کے لئے دو ایوانی نظام ضروری ہوتا ہے۔
- عوام نے صدر کے وعدہ کردہ عام انتخابات کا مطالبہ کیا لیکن یہ وعدہ پورا نہ ہو سکا۔ جس سے عوامی بے چینی نے جنم لیا جو 1956 کے آئین کی ناکامی کا ایک سبب بنا۔

برائے اساتذہ:

طلبہ کی طرف سے ٹائم لائن ترتیب دیے جانے کے بعد ایک مباحثہ کا اہتمام کریں تاکہ ہر آئین کی تشکیل کے دوران درپیش چیلنجز کی تحقیق اور تجزیہ کیا جاسکے۔ طلبہ کو علاقائی تفاوت، سیاسی عدم استحکام اور فوجی مداخلت جیسے مسائل کا جائزہ لینے کی ترغیب دیں۔

- سربراہِ مملکت نے ملکی معاملات میں بہت زیادہ مداخلت کی جس کی وجہ سے تیز رفتار سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئیں اور نئے آئین کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔
- سربراہِ مملکت اور سربراہ حکومت کے درمیان سیاسی کشمکش نے ملک میں انتشار پیدا کیا۔ یہ انار کی آئین کی منسوخی کا سبب بنی۔
- اقتدار کی کشمکش اور فوجی مداخلت نے آئین کی منسوخی اور پاکستان میں جمہوریت کی ناکامی کو جنم دیا۔

1962 کے آئین کی ناکامی کی وجوہات

- 1962 کے آئین کی ناکامی کی بنیادی وجہ اس کی عوام میں عدم مقبولیت تھی۔ یہ آئین عوام کی حقیقی امنگوں کا عکاس نہیں تھا اور اسے ایک شخص کی حکمرانی تصور کیا گیا جسے وسیع حمایت اور قانونی جواز حاصل نہیں تھا۔
- 1962 کا آئین فوجی حکومت کے تحت تشکیل پایا تھا جس میں وسیع تر اتفاق رائے شامل نہیں تھا۔ مختلف فریقین کی شمولیت کے بغیر تیار کئے گئے آئین کی قانونی حیثیت کمزور ہو گئی جو اس کی ناکامی کا ایک سبب بنی۔
- بنیادی حقوق پہلی ترمیم کے بعد آئین میں شامل کیے گئے لیکن ان پر مؤثر طریقے سے عملدرآمد نہ ہوا۔ عوام کو عملی طور پر یہ حقوق حاصل نہ ہو سکے جس کی وجہ سے آئین کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔
- مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کو ایک یونٹ میں ضم کر دیا گیا جس سے ان صوبوں کی خود مختاری محدود ہو گئی۔ یہ اقدام آئین کی ناکامی کا ایک سبب بنا۔
- آئین میں مؤثر توازن اور احتساب کا نظام موجود نہیں تھا جس کی وجہ سے اختیارات کی تقسیم کمزور رہی۔
- 1962 کے آئین نے صدارتی طرزِ حکومت متعارف کرایا جسے تجربہ کرنے کے بعد عوام نے ناپسند کیا۔ عوام نے پارلیمانی نظام کو ترجیح دی جس کی وجہ سے آئین کی غیر مقبولیت میں اضافہ ہوا۔
- کنونشن مسلم لیگ نے جس کی قیادت ایوب خان کر رہے تھے، کسی بڑی اپوزیشن کے بغیر اسمبلی میں اکثریت حاصل کر لی۔ اس سے حکمران جماعت کو اپنی ترجیحات کے مطابق آئین ترتیب دینے کا موقع ملا۔

پاکستان کے دساتیر کا تقابلی جائزہ

خصوصیات	1956 کا آئین	1962 کا آئین	۱۹۷۳ کا آئین
نفاذ اور مدت	یہ 23 مارچ 1956 کو نافذ ہوا اور 7 اکتوبر 1958 تک نافذ العمل رہا	یہ 8 جون 1962 کو نافذ ہوا اور 25 مارچ 1969 تک نافذ العمل رہا	یہ 14 اگست 1973 کو نافذ ہوا اور آج تک نافذ العمل ہے۔
آرٹیکلز اور شیڈولز کی تعداد	اس میں 234 آرٹیکلز اور 6 شیڈولز شامل تھے	اس میں 250 آرٹیکلز اور 3 شیڈولز شامل تھے	اس میں 280 آرٹیکلز اور 7 شیڈولز شامل ہیں۔

امور کی فہرست	اس میں تین فہرستیں شامل تھیں یعنی وفاقی، صوبائی اور مشترکہ امور	اس میں دو فہرستیں شامل تھیں یعنی مرکزی اور صوبائی امور	اس میں صرف وفاقی مضامین کی ایک فہرست شامل ہے۔
پالیسی کے اصول	پالیسی کے کچھ اصول متعارف کرائے گئے۔	حکومت کی رہنمائی کے لیے کچھ رہنما اصول متعارف کرائے گئے۔	حکومت کی رہنمائی کے لیے کچھ رہنما اصول متعارف کرائے گئے۔
بنیادی حقوق	شہریوں کو حقوق فراہم کیے گئے	ابتدا میں شامل نہیں تھے لیکن بعد میں فراہم کیے گئے۔	تمام شہریوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی۔
سپریم جوڈیشل کونسل	ایسا کوئی ادارہ نہیں تھا	سپریم جوڈیشل کونسل متعارف کروائی گئی۔	سپریم جوڈیشل کونسل متعارف کروائی گئی۔
وزیر اعظم اور صدر کے اختیارات	صدر زیادہ طاقتور تھا۔ وہ قومی اسمبلی سے وزیر اعظم کا انتخاب کر سکتا تھا۔ وزیر اعظم، حکومت اور اسمبلی کو برطرف کر سکتا تھا۔	وزیر اعظم کا عہدہ موجود نہیں تھا۔ صدر تمام اختیارات رکھتا تھا۔ اسے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو برطرف کرنے کا اختیار حاصل تھا۔	تمام اختیارات قومی اسمبلی کے ذریعے منتخب ہونے والے وزیر اعظم کے پاس ہیں۔ صدر کا عہدہ علامتی ہے۔
حکومت کی شکل	پارلیمانی طرز حکومت	صدارتی طرز حکومت	پارلیمانی طرز حکومت
مقننہ	یک ایوانی مقننہ	یک ایوانی مقننہ جسے قومی اسمبلی کہا جاتا ہے	سینٹ اور قومی اسمبلی پر مشتمل دو ایوانی مقننہ
انتخابات کا طریقہ	براہ راست انتخابات	بالواسطہ انتخابات: بنیادی جمہوریت کے نمائندے صدر، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے لیے الیکٹورل کالج کے طور پر کام کریں گے۔	براہ راست اور بالواسطہ دونوں انتخابات: عوام قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے ووٹ دیں گے۔ قومی اور صوبائی اسمبلیاں سینٹ اور صدر کے انتخاب کے لیے الیکٹورل کالج کے طور پر کام کریں گی۔
ریفرنڈم	ریفرنڈم کا کوئی تصور موجود نہیں تھا۔	ریفرنڈم کا تصور متعارف کرایا گیا	صدر کو کسی بھی معاملے پر ریفرنڈم کرانے کا اختیار دیا گیا۔
قومی زبان	اردو اور بنگالی	اردو اور بنگالی	صرف اردو قومی زبان ہوگی۔
قرارداد مقاصد	بطور دیباچہ شامل	بطور دیباچہ شامل	ابتدا میں بطور دیباچہ شامل بعد میں فعال حصہ بن گئی۔

ملک کا نام	اسلامی جمہوریہ پاکستان	اسلامی جمہوریہ پاکستان	اسلامی جمہوریہ پاکستان
ریاستی مذہب	ریاست کے سرکاری مذہب کے طور پر اسلام کا ذکر نہیں تھا	ریاست کے سرکاری مذہب کے طور پر اسلام کا ذکر نہیں تھا	اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔
مسلمان کی تعریف	مسلمان کی تعریف کے متعلق کوئی شق شامل نہیں تھی	مسلمان کی تعریف کے متعلق کوئی شق شامل نہیں تھی	مسلمان کی واضح تعریف دی گئی۔
سربراہ ریاست	صدر مسلمان ہو گا۔	صدر مسلمان ہو گا۔	صدر اور وزیر اعظم دونوں مسلمان ہوں گے۔
اسلامی قانون	قرآن اور سنت کی تعلیمات کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔	قرآن اور سنت کی تعلیمات کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا	قرآن اور سنت کی تعلیمات کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا
قرآن پاک کی اشاعت	اس حوالے سے کوئی شق موجود نہیں تھی۔	اس حوالے سے کوئی شق موجود نہیں تھی۔	قرآن پاک کی غلطیوں سے پاک اشاعت کو یقینی بنایا جائے گا۔
اسلامی تعلیم	حکومت کے ذریعے اسلامی تعلیم لازمی قرار دی گئی۔	حکومت کے ذریعے اسلامی تعلیم لازمی قرار دی گئی۔	حکومت کے ذریعے اسلام اور قرآن کی تعلیم لازمی قرار دی گئی۔
مسلم دنیا کا اتحاد	مسلم دنیا کے ساتھ تعلقات مضبوط بنانے کی شق شامل کی گئی۔	مسلم دنیا کے ساتھ تعلقات مضبوط بنانے کی شق شامل کی گئی۔	مسلم دنیا کے ساتھ تعلقات مضبوط بنانے کی شق شامل کی گئی۔
اقلیتوں کے حقوق	اقلیتوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کیا گیا۔	اقلیتوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کیا گیا۔	اقلیتوں کے حقوق کو ضمانت دی گئی۔

میں نے کیا سیکھا

- پاکستان کی آئینی تاریخ کا آغاز گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 سے ہوا جو آزادی کے بعد 1947 میں عبوری آئین کے طور پر نافذ کیا گیا۔
- پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس 10 اگست 1947 کو منعقد ہوا۔ یہ اسمبلی ابتدا میں 69 ارکان پر مشتمل تھی اور اس کی تعداد بعد میں 79 تک بڑھا دی گئی۔ اسے آئین تیار کرنے اور وفاقی مقننہ کے طور پر کام کرنے کا فریضہ سونپا گیا۔
- پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے 1949 میں قراردادِ مقاصد منظور کی اور سیاسی بحران کے حل کے لیے بوگرہ فارمولا پر غور کیا۔
- قومی مسائل، اختیارات کی تقسیم پر تنازعات اور مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان لسانی تناؤ جیسے چیلنجز آئین سازی کے عمل میں تاخیر کا باعث بنے۔ 1954 میں اسمبلی تحلیل کر دی گئی۔

- 1949 میں منظور کی جانے والی قراردادِ مقاصد نے اسلامی نظریات اور جمہوری حکمرانی کی بنیاد پر پاکستان کے مستقبل کے آئین کے لیے بنیادی اصول وضع کیے۔
- قراردادِ مقاصد نے بنیادی حقوق، وفاقیت، خود مختاری اور اقلیتوں کے تحفظ کی ضمانت دی، جس نے 1956، 1962 اور 1973 کے آئین کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔
- پہلی دستور ساز اسمبلی کو 1954 میں گورنر جنرل غلام محمد نے تحلیل کر دیا۔
- دوسری دستور ساز اسمبلی نے 1956 میں پاکستان کے پہلے آئین کا مسودہ تیار کیا اور اسے منظور کیا۔ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ میں ضم کر کے ملک کو ایک وفاقی جمہوریہ قرار دیا گیا۔
- 1956 کا آئین ایک تحریری دستاویز تھی جس میں 234 آرٹیکلز، 13 حصے اور 6 شیڈولز شامل تھے۔ اس کا مقصد ملک کی اسلامی شناخت اور اصولوں کی عکاسی کرنا تھا۔ اس آئین کے تحت پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔ صدر کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا اور تمام قوانین کو قرآن اور سنت کی تعلیمات کے مطابق بنانے کا حکم دیا گیا۔
- اپنی جامع نوعیت کے باوجود اس آئین کو 1958 میں سیاسی عدم استحکام اور اختیارات کی تقسیم پر اختلافات کے باعث جنرل محمد ایوب خان نے منسوخ کر دیا۔
- 1962 کا آئین جو جنرل محمد ایوب خان کی حکومت کے تحت نافذ کیا گیا، صدارتی نظام حکومت پر مبنی تھا۔ اس میں اسلامی اصولوں کو ریاستی امور کا حصہ بنایا گیا۔
- اس میں قوانین کو قرآن اور سنت کے مطابق بنانے، صدر کے مسلمان ہونے، اسلامی نظریاتی کونسل اور اسلامی تحقیقاتی ادارہ جیسے ادارے قائم کرنے کی شقیں شامل تھیں۔
- اس آئین میں تفصیلی ڈھانچے کے باوجود آئین کو مرکز میں محدود کرنے اور بنیادی جمہوریت کے ذریعے بالواسطہ انتخابات کی وجہ سے تنقید کا سامنا کرنا پڑا جس کے نتیجہ میں 1969 میں یہ آئین منسوخ کر دیا گیا۔
- 1973 کے آئین کے تحت جو ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں نافذ کیا گیا، پاکستان کی شناخت کو اسلامی جمہوریہ کے طور پر مستحکم کرنے اور ایک مستحکم جمہوری نظام قائم کرنے کی کوشش کی گئی۔
- 1973 کے آئین میں اسلامی دفعات کو شامل کیا گیا جن میں اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دینا، مسلمان کی تعریف متعین کرنا، اور تمام قوانین کو قرآنی تعلیمات کے مطابق یقینی بنانا شامل تھا۔

مشقی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات الف، ب، ج یا د میں سے منتخب کر کے دیں۔

1۔ بلوچستان، قبائلی علاقہ جات، بہاولپور اور خیر پور جیسے علاقوں کے نمائندوں کی شمولیت نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی پر کیا اثر ڈالا؟

الف) اس سے آئین سازی کا عمل زیادہ جامع اور نمائندہ بنا۔

ب) علاقائی تنازعات میں اضافے کی وجہ سے قانون سازی کا عمل پیچیدہ ہو گیا۔

ج) آمد و رفت کے چیلنجز کی وجہ سے اسمبلی کی تشکیل میں تاخیر ہوئی۔

د) علاقائی خود مختاری کو کم کر کے مرکزی اختیار کو مضبوط بنایا گیا۔

2۔ پاکستان کی آئینی تاریخ میں قراردادِ مقاصد کی اہمیت کیا ہے؟

الف) اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔

ب) پاکستان کے مستقبل کے آئین کے لئے بنیادی اصول وضع کیے۔

ج) صدارتی نظامِ حکومت پیش کیا۔

د) سیاسی مسائل کو حل کیا۔

3۔ کون سی دستاویز پاکستان کے دساتیر میں دیباچہ کے طور پر شامل ہے؟

الف) قراردادِ لاہور

ب) دو قومی نظریہ

ج) قراردادِ مقاصد

د) بوگرہ فارمولا

4۔ پاکستان کی دوسری دستور ساز اسمبلی کیسے تشکیل دی گئی؟

الف) مشرقی اور مغربی پاکستان کے لوگوں کے براہِ راست انتخابات کے ذریعے۔

ب) گورنر جنرل کی طرف سے ارکان کی تقرری کے ذریعے۔

ج) مشرقی اور مغربی پاکستان کی صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ذریعے۔

د) پاکستانی شہریوں کے درمیان ریفرنڈم کے ذریعے۔

5۔اپنی تحلیل سے پہلے آئین ساز اسمبلی نے بوگرہ فارمولے پر کس طرح کا رد عمل ظاہر کیا؟

الف)فارمولے کو مکمل طور پر مسترد کر دیا۔

ب)مباحثوں اور ترامیم کے بعد فارمولے کو ممکنہ حل کے طور پر قبول کر لیا۔

ج)ترامیم کے بغیر فارمولا منظور کر لیا۔

د)فارمولے کو نظر انداز کر دیا اور ایک نیا فارمولا تجویز کیا۔

6۔گورنر جنرل غلام محمد نے 1954 میں پہلی دستور ساز اسمبلی کیوں تحلیل کی؟

الف) قومی زبان پر اختلافات کی وجہ سے۔

ب) کئی سالوں بعد بھی آئین تیار کرنے میں ناکامی کی وجہ سے۔۔

ج) اقتصادی عدم استحکام پر قابو پانے کے لئے۔

د) مشرقی پاکستان میں اقتدار مضبوط کرنے کے لئے۔

7۔پاکستان میں آئین سازی کے عمل میں مندرجہ ذیل تمام بڑے چیلنجز شامل تھے، سوائے۔۔۔

الف) مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم۔

ب) بنگالی کو سرکاری زبان بنانے کے مطالبے کے ساتھ لسانی فسادات۔

ج) پناہ گزینوں کا بحران اور کشمیر کا تنازعہ۔

د) ایک مضبوط صدارتی نظام کا نفاذ۔

8۔ 1962 کے آئین کے تحت قومی اسمبلی کے اراکین کیسے منتخب کیے گئے؟

الف) براہ راست عوامی انتخابات کے ذریعے　　ب) صدر کے ذریعہ تقرری

ج) بنیادی جمہوریت کے ذریعے بالواسطہ انتخابات　　د) صوبائی گورنروں کے ذریعے انتخاب

9۔1962 کے آئین میں متعارف کرائے گئے انتخابی نظام پر ایک اہم تنقید کیا تھی؟

الف) اقلیتوں کی نمائندگی کی کمی　　ب) انتخابی نتائج میں ردوبدل

ج) اختیارات کی حد سے زیادہ منتقلی　　د) خواتین کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کرنا

10۔1973 کے آئین کے تحت قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق یقینی بنانے کا اختیار کس کے پاس ہے؟

الف) وزیر اعظم　　ب) اسلامی نظریاتی کونسل

ج) صدر　　د) سپریم کورٹ

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1۔ قرارداد مقاصد کی پاکستان کے دساتیر کی تشکیل میں کیا اہمیت ہے؟

2۔ 1973 کے آئین کے تحت پاکستان میں قانون سازی کے عمل میں اسلامی نظریاتی کونسل کا کیا کردار ہے؟

3۔ پاکستان نے آزادی کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کو عبوری آئین کے طور پر کیوں اپنایا؟

4۔ قائد اعظم کی وفات نے پاکستان میں آئین سازی کے عمل کو کیسے متاثر کیا؟

5۔ پاکستان کی فیڈرل کورٹ نے پہلی دستور ساز اسمبلی کے مستقبل پر کیا اثر ڈالا؟

6۔ 1956 کے آئین کے تحت قائم کردہ پارلیمانی نظام کا موجودہ حکومتی ڈھانچے سے موازنہ کریں۔

7۔ 1962 کے آئین کے تحت متعارف کرائے گئے بنیادی جمہوریت کے نظام کا پاکستان کے سیاسی منظر نامے پر کیا اثر پڑا؟

8۔ 1962 کے آئین کی منسوخی کی اہم وجوہات کیا تھیں؟

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے دیں۔

1۔ پاکستان کے آئینی مسودہ کی تیاری میں علاقائی اور لسانی تنازعات کے کردار کا جائزہ لیں۔

2۔ 1962 کے آئین کے تحت متعارف کرائے گئے صدارتی نظام کے حکومتی اور سیاسی استحکام پر اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی خوبیوں اور خامیوں کا جائزہ لیں۔

3۔ اسلامی اصولوں اور جمہوری حکمرانی کے درمیان توازن کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کی آئینی تاریخ پر قرارداد مقاصد کے اثرات کا تجزیہ کریں۔

4۔ وفاقیت، نمائندگی اور اسلامی اصولوں کے کردار کے حوالے سے پاکستان کے 1962 اور 1973 کے دساتیر کا موازنہ کریں۔

پراجیکٹ

1973 کے آئین کے تحت اقلیتوں کے حقوق کی منصفانہ حفاظت کی گئی ہے۔

- آپ کے علاقے کی بڑی مذہبی اقلیتیں ان اقدامات سے کس حد تک مطمئن ہیں؟
- اقلیتوں کے آئینی حقوق کے تحفظ کے بارے میں ان کے خیالات اور تجربات کو سمجھنے کے لئے جمع کردہ اعداد و شمار کا تجزیہ کریں۔
- نتائج کو اسکول میگزین، نیوز لیٹر، یا اسکول کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ میں شائع کریں۔ اطمینان کی سطح اور بہتری کے ممکنہ پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے اعداد و شمار کا تجزیہ کریں

لغت

- **آئین:** بنیادی اصولوں یا طے شدہ روایات کا مجموعہ جس کے مطابق کسی ریاست یا تنظیم کو چلایا جاتا ہے۔
- **اسلامی دفعات:** آئین میں شامل وہ مخصوص دفعات یا آرٹیکلز جو اسلامی اصولوں اور تعلیمات سے ہم آہنگ ہوں۔
- **دیباچہ:** باضابطہ دستاویز، جیسے آئین کا تعارفی حصہ جو اس کے مقاصد اور رہنما اصولوں کی وضاحت کرتا ہے۔
- **پارلیمانی نظام:** ایسا طرزِ حکومت جس میں انتظامیہ (حکومت) قانونی حیثیت اور اختیار مقننہ (پارلیمنٹ) سے حاصل کرتی ہے اور وہ اسی کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔
- **یک ایوانی نظام:** ایسا نظام جس میں قانون سازی کے لیے ایک ہی ایوان یا مجلس ہو۔
- **مقننہ:** وہ ادارہ جو قوانین بنانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔
- **وفاقی نظام:** ایسا طرز حکومت جس میں اختیارات مرکزی حکومت اور اس کے ماتحت سیاسی اکائیوں (صوبوں یا ریاستوں) کے درمیان تقسیم کیے جاتے ہیں۔
- **صدارتی نظام:** ایسا نظام حکومت جس میں انتظامیہ (حکومت) مقننہ (قانون ساز ادارے) سے علیحدہ ہوتی ہے اور حکومت کا سربراہ ایک منتخب صدر ہوتا ہے جو ریاست اور حکومت دونوں کا سربراہ ہوتا ہے۔
- **عدلیہ:** کسی ملک میں عدالتوں کا نظام جو قوانین کی تشریح اور ان کا نفاذ کرتا ہے۔
- **بنیادی حقوق:** وہ حقوق جو ہر انسان کو حاصل ہوتے ہیں اور عام طور پر کسی ملک کے آئین یا قوانین میں درج ہوتے ہیں تا کہ فرد کو ریاست یا دیگر اداروں کی زیادتی سے محفوظ رکھا جاسکے۔
- **دو ایوانی نظام:** ایسا قانون ساز نظام جس میں دو ایوان یا مجالس ہوں (جیسے ایوان زیریں اور ایوان بالا)۔
- **ریفرنڈم:** عوام سے براہ راست رائے شماری کے ذریعے کسی خاص تجویز یا مسئلے پر فیصلہ لینا۔
- **آئینی ترمیم:** کسی ملک کے آئین میں کی جانے والی تبدیلی یا اضافہ۔
- **بنیادی جمہوریت:** مقامی حکومتی نظام جو 1962 کے آئین میں متعارف کرایا گیا تھا۔